بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جرأت

حق جل شانہ کے تکوینی تصرفات بھی عجیب ہیں۔ اپنے دین (جو قرآن وحدیث سے عبارت ہے) کی حفاظت کے کیسے کیسے سامان پیدا کرتا ہے

غیر منقسم ہندوستان میں جب عیسائی مشنریوں کے تنبیغ اور اسلام کی ترقی نیز مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی مردم شماری سے بوکھلا کر آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند آنجہانی اور اسکی ذریت سے قرآن حکیم اور سیرت طیبہ محمدیہ علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ وتحیۃ پر ناپاک حملوں اور الزام تراشیوں کی وسیع مہم شروع کردی تو اس "شر" سے اللہ تعالیٰ نے "خیر" کا پہلو یوں پیدا کردیا، کہ مسلمانوں کی توجہ قرآن پاک اسکی تعلیمات، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت اور اس کے مثالی نتائج وثمرات کی تبلیغ واشاعت کی طرف کرادی گئی اور ربع صدی کی قلیل مدت میں اردو زبان۔ قرآن وسیرت نبویہ سے متعلق لٹریچر سے مالا مال نظر آنے لگی

علمائے کرام نے اعلیٰ متوسط اور ابتدائی ہر طرح کی استعداد کے مطابق اس سلسلے کا عظیم ذخیرہ فراہم کردیا۔

بس قرآنی تعلیمات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام کے صحیح حالات کا عام ہونا تھا کہ افسانہ طرازیوں کا وہ طوفان خس وخاشاک کی طرح بہہ گیا اور اب یہ حال ہے کہ قرآن اس کی تفسیر اور سیرت نبوی سے متعلقہ کتابیں لاکھوں کی تعداد میں طبع ہو کر قرۃ دیدہ اہل بصیرت ہو رہی ہیں اور معترضین ومعاندین کے "حشرات الارض" میدان سے غائب ہوگئے اور اس قرآنی مثل کی صداقت ظاہر ہوئی۔

فاما الزبد فیذھب جفاءً واما ماینفع الناس	پھر جو جھاگ ہے وہ تو یوں ہی جاتا رہتا ہے۔ اور
فیمکث فی الارض کذٰلک یضرب اللہ	جو لوگوں کو فائدہ دیتا ہے۔ سو وہ زمین میں ٹھہر جاتا
الامثال (الرعد)	ہے۔ اللہ یوں مثالیں بیان کرتا ہے

کچھ ایسا ہی معاملہ سیرت نبویہ کے ماخذ حدیث پاک کو پیش آیا۔ پاکستان کے معرض وجود میں

آنے کے بعد ایک نہائت ہی قلیل گروہ نے محسوس کیا کہ اس نومولود ملک میں سیاسیات اقتصادیات اور معاشرے کو اخلاقی ضابطوں سے آزاد رکھنے میں سب سے زیادہ مانع احادیث ہیں۔ اس "کانٹے" کو راستے سے ہٹانے کے لئے پورے زور سے مختلف عنوانوں سے اس کی مخالفت شروع کر دی اور یہ ٹھان لیا کہ "خاکم بدہن" اس ملک سے حدیث کا نام و نشان مٹا کر ہی دم لیں گے ——!

—— اور یہ عجیب بات ہے کہ حدیث پاک پر نکتہ چینی کی تکنیک بھی وہی ہے جو آریوں کی قرآن و سیرت میں (معاذ اللہ) کیڑے نکالنے کی تھی۔ وہی حق و باطل کی آمیزش وہی زبان، وہی افسانہ طرازی و جعل سازی۔ تشابہت قلوبھم

اِدھر اللہ تعالےٰ نے انتظام یہ فرمایا کہ جوں جوں حدیث شریف اور حدیث کی کتابوں پر غلط صحیح اعتراضات و اشکالات زور پکڑتے گئے۔ اسی نسبت سے اصحاب علم و ذوق اور عام مسلمانوں کی توجہ احادیث کے مطالعہ اور کتب حدیث کی طباعت و اشاعت کی طرف بیش از بیش ہوتی چلی گئی اور صورت حال اب یہ ہے کہ قرآن مجید کی طرح حدیثوں کے بھی جا بجا درس جاری ہیں۔ پرانے مجموعہ ہائے کتب احادیث ترجمے کے ساتھ جدید انداز اور نئے نئے عنوانوں سے طبع ہو رہے ہیں اور عصر حاضر کی ضرورتوں کے مطابق نئے نئے مجموعے تدوین پا رہے ہیں اور لطف یہ ہے کہ "اپنی دوکانوں" کو فروغ دینے کے لئے حدیث کے خلاف زہر چکانی کرنیوالے اوارے بھی "احادیث" سے اپنے لئے تعاون لینے پر مجبور ہو رہے ہیں کیونکہ

بنتی نہیں ہے بادہ و ساغر کہے بغیر

الحمد للہ کہ احادیث شریفہ کے براہِ راست مطالعہ سے ان تمام فریب کاریوں کے پردے چاک ہو رہے ہیں۔ جو لادینی نظام چاہنے والا یہ فرقہ پھیلا رہا تھا، اور یہ حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات ہیں —— جنہیں محدثین نے صحیح و مستند واسطوں سے نقل و ضبط کر دیا ہے —— وہ اثر و برکت ہے کہ ہوا و ہوس سے خالی ذہن و قلوب اسکے مطالعہ و قراءت سے ضرور متاثر ہوتے اور اس سے ہدائت و راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ لیکن شرط یہ ہے کہ الفاظ نبوی کا مطالعہ ہو۔ تراجم سے وہ بات حاصل نہیں ہوتی جو مطلوب ہے۔

ان رحمانی تصرفات سے یہ شرذمہ قلیلہ اب سراسیمہ ہے اور اپنی ناکامی محسوس کر رہا ہے۔ چنانچہ مسٹر غلام احمد پرویز نے نومبر ۱۹۵۶ء کو لاہور میں اپنے چند ہم خیال اکھٹے کر کے اس کو "طلوع اسلام" کنونشن" کا نام دیا اور اسمیں اپنی قلت اور بیچارگی پر آنسو بہائے اور عوام پر علماء اور احادیث کے بڑھتے ہوئے اثرات پر اظہار تشویش کیا۔ اس "کنونشن" میں غور و خوض کے بعد قرار پایا کہ "کامیابی" سے ہمکنار ہونے کے لئے منظم ہو کر اس مہم ——— انکار حدیث کی تحریک کو چلانا ضروری ہے! اور یہ کہ اس نظریہ کو دیہاتی عوام تک پہنچایا جائے:۔ ان الشیطٰن لیوحون الیٰ اولیائہم لیجادلوکم (۶ : ۱۲۱)

ضرورت ہے کہ حدیث پاک کو حجت دینی قرار دینے والے لوگ ——— جو بحمد اللہ بڑی اکثریت میں ہیں ——— کسی مقام پر سر جوڑ کر بیٹھیں اور اس "کلمہ سوا" پر متفق ہو کر ان لادینی مساعی کا بھرپور مقابلہ کرنے کی تجاویز سامنے لائیں پھر ان پر عمل کرنیکا عزم کر لیں۔ اللہ تعالےٰ کی سنت ہے کہ حق والوں کی تھوڑی سی سعی میں بھی ——— بشرطیکہ سعی ہو ضرور وہ بہت زیادہ برکت دیتا ہے۔ اور حق کے مقابلے میں باطل بہت جلد ہزیمت کھانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق (۲۱ : ۱۸)

ابتک کی مساعی زیادہ تر انفرادی نوعیت کی رہی ہیں جو اپنے ثمرات کے اعتبار سے کامیاب ثابت ہوئیں۔ اب جب کہ شیطانی طاقتیں مجتمع ہو کر سامنے آرہی ہیں۔ تو رحمانی جیوش کو بھی اجتماعی طور پر ان کا توڑ کرنا چاہیئے۔ لیہلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حیی عن بینۃ (۸ : ۴۲)

پاکستان بننے کے بعد عام طور پر انکار حدیث کی تحریک کو چلانے میں کراچی کا ادارہ "طلوع اسلام" بیچارہ اکیلا ہی تھا۔ مگر ادھر چند سال سے اسکو لاہور میں ایک بہتر معاون ملگیا ہے تعجب ہے جسکو حکومت پاکستان کی مالی سرپرستی بھی حاصل ہے اور وہ ہے ——— ادارۂ ثقافت اسلامیہ ———

یہ ادارہ تحقیق اور ریسرچ کے نام پر ایسی "ثقافت" اور کلچر کو وجود میں لانے کی کوشش میں مصروف ہے جس میں حدیث کے انکار کیساتھ ساتھ اسلامی عقائد میں شک، اعمال شرعیہ سے بے اعتنائی اور رقص طاؤس و رباب قسم کی اباحیت کو فروغ حاصل ہو۔

ہمیں تسلیم ہے کہ اس ادارہ سے بعض مفید کتابیں بھی شائع ہوتی ہیں اور اسکے سارے مصنفین حدیث کے منکر نہیں۔ مگر یہ حقیقت بھی ماننی پڑے گی کہ دام ہمرنگ زمین کے مضرات زیادہ ہوتے ہیں۔ اس بنا پر ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ یہ ادارہ زیادہ خطرناک ہے اور اثمھا اکبر من نفعھما کا مصداق!